REGD. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل ربوہ

یوم سہ شنبہ

۲۵ شعبان ۱۳۷۹ھ

فی پرچہ ۱۲

جلد ۴۹/۱۴ | ۲۳ تبلیغ ۱۳۳۹ ہش | ۲۳ فروری ۱۹۶۰ء | نمبر ۴۲

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

از محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ

ربوہ ۲۲ فروری بوقت ۱۰½ بجے صبح

پرسوں دن بھر حضور کو ٹانگ میں درد کی تکلیف رہی۔ رات نیند اچھی طرح آ گئی۔ کل بعد دوپہر اسہال کی شکایت ہو گئی۔ جو رات ایک بجے تک رہی۔ اس کے بعد طبیعت بہتر ہو گئی۔ اور نیند آ گئی۔ کل ٹانگ کی درد میں کمی رہی۔ اس وقت طبیعت کچھ بہتر ہے۔

احباب جماعت التزام کے ساتھ حضور کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے درد دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

ربوہ میں "یوم مصلح موعود" کی مقدس و بابرکت تقریب

محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کی زیر صدارت عظیم الشان جلسے کا انعقاد

اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعائیں۔ خدام کا تقریری مقابلہ۔ عمارتوں پر دلکش چراغاں

ربوہ ۔ مورخہ ۲۰ فروری کو یہاں "یوم مصلح موعود" کی بابرکت تقریب اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعاؤں کے درمیان پورے اہتمام سے منائی گئی۔ اس روز جملہ دفاتر اور ادارہ جات میں تعطیل تھی۔ چنانچہ اہل ربوہ بہت بھاری تعداد میں اس عظیم الشان جلسہ میں شریک ہوئے جو مسجد مبارک میں دس بجے صبح لوکل انجمن کے زیر اہتمام منعقد ہوا۔ اس جلسے میں لوکل انجمن احمدیہ کی درخواست پر صدارت کے فرائض محترم جناب صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب ایم۔ اے (آکسن) نے ادا فرمائے۔ جلسہ میں علمائے سلسلہ نے پیشگوئی مصلح موعود کے پس منظر اس کی غرض و غایت اس کی اہمیت و عظمت اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے وجود باجود میں اس کے عظیم الشان ظہور پر تفصیل سے روشنی ڈالی نیز واضح کیا کہ آج کس طرح حسب وعدہ الٰہی حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ذریعہ دین اسلام کو اطراف و جوانب عالم میں سربلندی حاصل ہو رہی ہے۔ اور اس کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ نہایت عظیم الشان طریق پر ظاہر ہو کر دنیا کو اسلام کی طرف مائل کر رہا ہے۔ اور اسلام کی صداقت دلوں میں گھر کرتی جا رہی ہے۔ اس کے ثبوت میں انہوں نے دنیا کے ایک سرے سے لے کر دوسرے سرے تک تبلیغی مشنوں کے قیام مختلف اقوام سے تعلق رکھنے والی سعید روحوں کے قبول اسلام تثلیث کی سرزمینوں میں مساجد کی تعمیر اور دنیا کی اہم زبانوں میں قرآن مجید کے تراجم کی وسیع پیمانے پر اشاعت کو پیش کیا۔ اور ان سب امور کی نہایت ایمان افروز تفصیلات پر روشنی ڈالی۔ اور اسلام کی روز افزوں ترقی اور اس کے بالمقابل دیگر ادیان کی ناکامی کے ضمن میں مغرب کے نامور مفکرین کے واضح

(باقی ص ۸ پر)

دفتر مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے احاطہ میں شجرکاری کا مبارک آغاز

سب سے پہلا درخت حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی نے اپنے دست مبارک سے لگایا

ربوہ ۲۰ فروری۔ یوم مصلح موعود کی مبارک تقریب کے موقعہ پر مورخہ ۲۰ فروری ۱۹۶۰ء کو نماز عصر کے بعد دفتر مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے احاطہ میں شجرکاری کی مبارک تقریب کا آغاز حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی نے اپنے دست مبارک سے ایک درخت لگا کر کیا۔ اس موقعہ پر تین اور درخت بھی لگائے گئے۔ ان میں سے ایک درخت محترم جناب مرزا عزیز احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ نے ایک محترم جناب صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ نے اور ایک مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب قائد خدمت خلق مجلس مرکزیہ نے لگایا۔ یہ چاروں درخت جو دفتر انصار اللہ مرکزیہ کی عمارت کے ساتھ جنوب کی سمت لگائے گئے ہیں۔ دفتر کے احاطہ میں لگنے والے پہلے درخت ہیں۔ چاروں درخت لگنے کے بعد حضرت میاں صاحب مدظلہ العالی نے اجتماعی دعا کرائی جس میں تمام حاضر احباب شریک ہوئے۔ اس کے بعد ایک خاص پلان کے تحت دفتر انصار اللہ مرکزیہ کے احاطہ میں مزید درخت بھی لگائے جائیں گے۔ تاکہ دفتر کی خوبصورتی میں بھی اضافہ ہو۔ اور ان کے سایہ سے بھی فائدہ اٹھایا جا سکے۔

شکریہ احباب و درخواست دعا

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کی کلائی کی ہڈی ٹوٹنے اور اس کے نتیجہ میں تکلیف کے لمبے ہو جانے سے جماعت کے اکثر احباب کے خطوط سیدہ موصوفہ کو آتے رہے ہیں۔ نیز احباب جماعت بہت اخلاص کے ساتھ سیدہ موصوفہ کے لئے دعائیں بھی کراتے رہے ہیں۔ سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ ان سب احباب کا شکریہ ادا کرتی ہیں۔ اور درخواست کرتی ہیں کہ ابھی تک کلائی میں سوجن اور درد بھی جاری ہے۔ احباب جماعت و صحابہ کرام سیدہ موصوفہ کے لئے التزام سے دعائیں فرماتے رہیں۔ سیدہ موصوفہ ۲ فروری کو ربوہ سے لاہور تشریف لے گئی ہوئی ہیں۔

خاکسار:- (ڈاکٹر) مرزا منور احمد

شادی کی مبارک تقریب

مورخہ ۱۷ فروری ۱۹۶۰ء محترم جناب سید عزیز اللہ شاہ صاحب مرحوم کے صاحبزادے مکرم سید کلیم اللہ شاہ صاحب کی تقریب شادی عمل میں آئی۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے ان کا نکاح جلسہ سالانہ ۱۹۵۸ء کے موقعہ پر ۲۷ دسمبر کو محترم خان بہادر محمد دلاور خان صاحب آف چارباغ کی نواسی اور مکرم میجر اسلم خان صاحب مرحوم کی صاحبزادی سیدہ عصمت کے ہمراہ پڑھا تھا۔ برات ربوہ سے ۱۷ فروری ۱۹۶۰ء کی صبح کو چارباغ روانہ ہوئی۔ اور بعد تقریب رخصتانہ ۱۸ فروری کی شام کو ربوہ واپس پہنچی۔ مورخہ ۲۰ فروری ۱۹۶۰ء کو محترمہ بیگم صاحبہ سید عزیز اللہ شاہ صاحب مرحوم نے نماز ظہر کے بعد قصر خلافت میں دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا جس میں بعض بزرگان سلسلہ اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے افراد کے علاوہ ازراہ شفقت حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی نے بھی شرکت فرمائی۔ دعوت طعام کے اختتام پر حضرت میاں صاحب مدظلہ العالی نے رشتہ کے بابرکت ہونے کیلئے دعا کرائی۔

ادارہ الفضل اس تقریب سعید کے موقعہ پر ہر دو مخلص خاندانوں کی خدمت میں دلی مبارکباد عرض کرتا ہے۔ اور دست بدعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر دو خاندانوں اور سلسلہ احمدیہ کے لئے بابرکت فرمائے۔ آمین

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

مردِ کامل کا انتظار

(۲)

مغربی خیالات کے ساتھ مشرق میں بعض سمجھدار کہلانے والے لوگوں کے دلوں میں یہ تصور آیا تھا کہ امام المہدی اور مسیح موعود کے انتظار نے مسلمانوں میں سہل انگاری پیدا کر دی ہے اور ان سے قوت عمل چھین لی ہے اس لئے مسلمانوں کو دوبارہ جادہ عمل پر چلانے کے لئے ضروری ہے کہ کسی آنے والے کا انکار کر دیا جائے۔ چنانچہ اس ترقی یافتہ گروہ نے ایسی تمام احادیث کو موضوع قرار دے ڈالا جو الامام المہدی اور مسیح موعود کے متعلق تھیں اور یہاں تک کہہ دیا کہ کسی آنیوالے کا تصور ہی سرے سے غیر اسلامی بلکہ یہودیانہ اور مجوسیانہ تصور ہے۔ چنانچہ مولانا مودودی صاحب نے بھی اس کی طرف اشارہ کیا ہے۔ جب انہوں نے لکھا کہ

آج کل لوگ نادانی کی وجہ سے اس نام کو سن کر ناک بھوں چڑھاتے ہیں ان کا خیال ہے کہ کسی آنیوالے مردِ کامل کے انتظار نے جاہل مسلمانوں کے قوائے عمل کو سرد کر دیا ہے اس لئے ان کی رائے یہ ہے کہ جس حقیقت کا غلط مفہوم لے کر جاہل لوگ بے عمل ہو جائیں وہ سرے سے حقیقت ہی نہ ہونی چاہیئے۔

(تجدید و احیائے دین صفحہ ۳۲ چوتھا ایڈیشن)

آنے والے الامام المہدی اور مسیح موعود ہیں۔ اگرچہ ہمارے نزدیک آنے والا صرف ایک ہی ہے مختلف پہلوؤں کی وجہ سے اس کو دو نام دئے گئے ہیں۔ خیر۔ یہاں ہم صرف ایک معاملہ کے متعلق کچھ کہنا چاہتے ہیں۔ اور وہ ہے جس کی طرف مولانا مودودی صاحب نے اشارہ فرمایا ہے۔ کہ مرد کامل کے متعلق جاہل لوگوں نے غلط مفہوم لیا ہے اسلئے وہ قوائے عمل کھو بیٹھے ہیں۔

یہ غلط مفہوم کیا ہے؟ سید ابوالاعلیٰ صاحب مودودی نے اسی جگہ اپنے نقطۂ نظر سے اس کی تشریح کی ہے۔ آپ فرماتے ہیں:

"مسلمانوں میں جو لوگ الامام المہدی کی آمد کے قائل ہیں وہ بھی ان متجددین سے جو اس کے قائل نہیں ہیں اپنی غلط فہمیوں میں کچھ پیچھے نہیں ہیں۔

وہ سمجھتے ہیں کہ امام مہدی کوئی اگلے وقتوں کے مولویانہ و صوفیانہ وضع و قطع کے آدمی ہوں گے تسبیح ہاتھ میں لئے یکایک کسی مدرسے یا خانقاہ کے حجرے سے برآمد ہوں گے آتے ہی انا المہدی کا اعلان کریں گے علماء اور مشائخ کتابیں لئے ہوئے پہنچ جائیں گے اور لکھی ہوئی علامتوں سے ان کے جسم کی ساخت وغیرہ کا مقابلہ کر کے انہیں شناخت کرینگے پھر بیعت ہو گی اور اعلان جہاد کر دیا جائے گا۔ چلے کھینچے ہوئے درویش اور سب پرانے طرز کے "بقیۃ السلف" ان کے جھنڈے تلے جمع ہوں گے۔ تلوار تو محض شرط پوری کرنے کے لئے برائے نام چلانی پڑے گی۔ اصل میں سارا کام برکت اور روحانی تصرف سے ہو گا۔ پھونکوں اور وظیفوں کے زور سے میدان جیتے جائیں گے۔ جس کافر پر نظر پڑ گئے۔ تڑپ کر بے ہوش ہو جائے گا اور محض بددعا کی تاثیر سے ٹینکوں اور ہوائی جہازوں میں کیڑے پڑ جائیں گے عقیدۂ ظہور مہدی کے متعلق عام لوگوں کے تصورات کچھ اسی قسم کے ہیں"

اس سے آگے ہی مودودی صاحب نے الامام المہدی کا اپنا تصور پیش کیا ہے کہ

"میرا اندازہ یہ ہے کہ آنے والا اپنے زمانہ میں بالکل جدید طرز کا لیڈر ہو گا۔ وقت کے تمام علوم جدیدہ پر اس کو مجتہدانہ بصیرت حاصل ہو گی زندگی کے سارے مسائل مہمہ کو وہ خوب سمجھتا ہو گا۔ عقلی و ذہنی، ریاست سیاسی تدبّر اور جنگی مہارت کے اعتبار سے وہ تمام دنیا پر اپنا سکہ جما دے گا اور اپنے عہد کے تمام جدیدوں سے بڑھ کر جدید ثابت ہو گا مجھے اندیشہ ہے کہ اس کی "جدتوں" کے خلاف مولوی اور صوفی صاحبان ہی سب سے پہلے شورش برپا کرینگے"

پھر آپ نے آپ کے کام کی نوعیت اس طرح بیان فرمائی ہے۔

"مہدی کے کام کی نوعیت کا جو تصور میرے ذہن میں ہے وہ بھی ان حضرات کے تصور سے بالکل مختلف ہے۔ مجھے اس کے کام میں کرامات و خوارق، کشوف و الہامات اور "چلوں" اور "مجاہدوں" کی کوئی جگہ نظر نہیں آتی میں یہ سمجھتا ہوں کہ ایک "انقلابی لیڈر" کو دنیا میں جس طرح شدید جدوجہد اور کشمکش کے مرحلوں سے گزرنا پڑتا ہے انہی مرحلوں سے مہدی کو بھی گزرنا ہو گا وہ خالص اسلام کی بنیادوں پر ایک نیا مذہب فکر (school of thought) پیدا کرے گا ذہنوں کو بدلے گا، ایک زبردست تحریک اٹھائے گا جو بیک وقت تہذیبی بھی ہو گی اور سیاسی بھی جاہلیت اپنی تمام طاقتوں کے ساتھ اس کو کچلنے کی کوشش کرے گی۔ مگر بالآخر وہ جاہلی اقتدار کو الٹ کر پھینک دیگا اور ایک ایسا زبردست اسلامی اسٹیٹ قائم کرے گا۔ جس میں ایک طرف اسلام کی پوری روح کارفرما ہو گی، اور دوسری طرف سائنٹفک ترقی اوج کمال پر پہنچ جائے گی۔ جیسا کہ حدیث میں ارشاد ہوا ہے "اس کی حکومت سے آسمان والے بھی راضی ہوں گے۔ اور زمین والے بھی۔ آسمان دل کھول کر اپنی برکتوں کی بارش کرے گا۔ اور زمین اپنے پیٹ کے سارے خزانے اگل دے گی"

اگر ان حوالوں کو ذرا بغور دیکھا جائے تو معلوم ہو گا کہ دوسرے مسلمانوں کے تصور اور مودودی صاحب کے تصور میں الامام المہدی کے ذرائع حصول مقصد کا تو فرق بیشک ہے مگر طریق کار میں بنیادی فرق کوئی نہیں دونوں تصورات میں مشترک اور بنیادی چیز یہ ہے کہ الامام المہدی آ کر مسلمانوں کو از سرِ نو حکومت دلائے گا۔ دوسرے مسلمانوں کا طریق کار کا تصور قدیم ہے مگر مودودی صاحب کا طریق کار ماڈرن ہے باقی کوئی فرق نہیں

اگر ذرا مزید غور کیا جائے تو یہ بات بھی آسانی سے سمجھ میں آ جاتی ہے کہ مسلمانوں کو سست عمل بنانے والی کیا چیز ہے۔ وہ یہی آرزو ہے کہ کوئی آ کر از سرِ نو ان کو کھوئی ہوئی شان و شوکت اور حکومت دلا دے گا۔ اسلئے ہمیں کچھ کرنے کی ضرورت نہیں جب وہ آئے گا وہ ساری دنیا کو فتح کر کے ہمارے حوالے کر دے گا۔

حال میں چوہدری ظفر اللہ خان صاحب نے لاہور میں تقریر کی ہے جس میں آپ نے فرمایا کہ

"اب یہ خیال غلط ثابت ہو چکا ہے کہ سائنس اور مذہب دو متضاد چیزیں ہیں۔ مذہب کی رو سے ہر شے ایک قانون کے تحت ہے جو اس کے لئے مقرر ہے۔ اور سائنس بھی یہی کہتی ہے"

چوہدری صاحب نے یہ بھی کہا کہ:۔

"سائنس کے ساتھ اخلاقی اور روحانی ترقی نہ ہوئی تو خطرہ ہے کہ مادی ترقی انسان کے لئے مہلک ثابت ہو"

اس پر ادھر ادھر کی باتیں کر کے ایک معاصر لکھتا ہے:۔

"چوہدری صاحب! قرآن کا فیصلہ ہے کہ اللہ تعالےٰ قیامت تک ان اہل کتاب کو آپس میں الجھا رکھے گا۔ یہ روحانیت کی طرف کیسے آ سکتے ہیں۔ یہ نہ لڑیں تو اہل اسلام کو مل کر تباہ کرنے کی کوشش کریں۔

یہ مسلمان ہوں گے لیکن ان کے اسلام لانے کا وقت وہ ہو گا جب سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق اصلی حضرت عیسےٰ علیہ السلام آسمان سے نازل ہو کر دجال کو قتل کریں گے اس وقت دنیا کے کونے کونے میں اسلام پھیل جائے گا"

الغرض آنے والے کا انتظار خواہ وہ الامام المہدی ہو یا مسیح موعود اسی لئے ہے کہ جب وہ آئیگا وہ مسلمانوں کو جنگ کر کے ساری دنیا پر غالب کر دے گا اور انہیں اس وقت کچھ کرنے کی ضرورت نہیں اور اس خیال نے ان کے قوائے عمل کو مضمحل اور معطل کر دیا ہے۔

اس طرح ملک نصر اللہ خان صاحب نے جو فرمایا ہے کہ

مسلمانوں میں صدیوں سے یہ غلط خیال بلکہ عقیدہ رواج پا گیا ہے کہ دین کا کام کرنا مرد کامل کا کام ہے اللہ کے دین کو قائم کرنا نہ عام مسلمانوں کے بس کی بات ہے اور نہ ان پر یہ فرض عائد ہوتا ہے۔ اسکے لئے کوئی "مردے از غیب" آئیگا اور وہی یہ کام کرے گا۔ ہمارا کام بس صرف یہ ہے کہ اس کے ظہور کا انتظار کریں"

اس حد تک درست ہے جس حد تک ہم نے اوپر تشریح کی ہے اور یہی وہ غلط مفہوم ہے جس کی طرف مولانا مودودی صاحب نے دراصل نادانستہ "احیاء و تجدید دین" میں اشارہ

(باقی صفحہ پر)

احمدی مردوں اور عورتوں کیلئے

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قیمتی اور زریں نصائح

تقریر محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس بر موقعہ جلسہ سالانہ

جماعت احمدیہ کے اڑسٹھویں جلسہ سالانہ کے موقعہ پر مورخہ ۲۳ جنوری کے پہلے اجلاس میں محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے مندرجہ بالا عنوان کے تحت جو تقریر فرمائی۔ وہ افادۂ احباب کے لئے قسط وار درج ذیل کی جاتی ہے:۔

(ادارہ)

تبارك الذی جعل فی السمآء بروجًا وجعل فیها سراجًا وقمرًا منیرًا۔

وہ خدا بہت برکت والا ہے۔ جس نے آسمان میں برج بنائے۔ اور اس میں ایک سورج اور ایک روشن چاند بنایا۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے ظاہری نظام عالم کو پیش کر کے روحانی نظام کی طرف اشارہ فرمایا ہے۔ کہ جیسے ظاہری نظام عالم میں سورج اور چاند کے علاوہ بارہ برج پائے جاتے ہیں[1] اسی طرح اللہ تعالیٰ نے نظام عالم روحانی میں سورج اور روشن چاند اور بارہ برج بنائے ہیں۔ قرآن مجید میں سورج کو سراج سے تعبیر کیا گیا ہے۔ جیسا کہ فرمایا وجعل الشمس سراجا یعنے اللہ تعالیٰ نے سورج کو سراج بنایا ہے۔ گویا اردو میں سورج کا لفظ سراج سے ماخوذ ہے۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو آیت وداعیا الی اللہ باذنه وسراجاً منیرا میں سراج منیر قرار دیا گیا ہے۔ یعنی آپ ایک ایسے سورج ہیں۔ جو دوسروں کو اپنے نور سے منور کرتے ہیں۔ اور حدیث شریف میں ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر صدی کے سر پر امت محمدیہ میں سے کسی ایک شخص کو تجدید دین کے لئے مبعوث فرمائے گا۔ اور چودھویں صدی کا مجدد مسیح اور مہدی کہلائے گا۔ پس پہلی صدی کو چھوڑ کر جس میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے اور چودھویں صدی جس کا مجدد بدر تام اور قمر منیر کی مانند ہوگا۔ باقی بارہ صدیوں میں مجدد آئیں گے۔ وہ بارہ برجوں کی طرح ہوں گے۔

[1] بارہ برجوں کے نام عربی زبان میں یہ ہیں۔ الحمل۔ الثور۔ الجوزا۔ السرطان۔ الاسد۔ السنبلہ۔ المیزان۔ العقرب۔ القوس۔ الجدی۔ الدلو۔ الحوت۔ شمس

اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے اور قمر منیر یعنے مسیح موعود کی نسبت فرمایا۔ کہ میری امت ہلاک اور تباہ نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ اس کے اول حصہ میں میں ہوں۔ اور اس کے آخری حصہ میں مسیح موعود ہوں گے۔ یعنی جس طرح اسلام کے ابتدائی حصہ میں جبکہ وہ حد درجہ ضعف کی حالت میں تھا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ نے اس کی نصرت فرمائی۔ اور اس کی اشاعت اور ترقی کے لئے ہر قسم کی قربانیاں کیں۔ اسی طرح چودھویں صدی میں اسلام کے ضعف اور غربت اور تنہائی کے وقت میں جبکہ دشمن اس کی تباہی کے لئے ہر قسم کے منصوبے کرے گا۔ اور چاروں طرف سے اس پر حملہ آور ہوگا۔ اللہ تعالیٰ مسیح موعود اور اس کی جماعت کو اس کی نصرت کے لئے قائم کرے گا۔ جو اس کی بقا اور اشاعت کے لئے صحابہ کی مانند ہر قسم کی قربانیاں کریں گے۔ اور دنیا میں پھر ایک ایسا ہی روحانی انقلاب برپا ہوگا۔ جیسا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں ہوا۔

اے فرزندان احمدیت مبارک ہو کہ تم ہی وہ ایک جماعت ہو۔ جسے اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ میں نصرت اسلام کے لئے چنا ہے۔ اور تمام دنیا کے لئے ٹھہرایا ہے اور اللہ تعالیٰ نے اپنے مامور و مرسل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو الہاماً فرمایا

فاتونی من مثل هؤلاء ان کنتم صادقین (تذکرہ صفحہ ۹۷)

یعنے اے مخالفو اگر تم سچے ہو۔ تو ان لوگوں کی مانند کوئی اور جماعت تو بتاؤ۔ جو ان کی طرح دین اسلام کی خدمت میں ساعی ہو۔ اور قربانیاں کر رہی ہو۔ اور فرمایا۔

کنتم خیر امة اخرجت للناس وافتخاراً للمؤمنین (تذکرہ صفحہ ۹۰۔۹۱)

کہ تم ہی وہ جماعت ہو۔ جو سب دوسری جماعتوں سے بہتر ہو۔ اور لوگوں کی اصلاح کے لئے پیدا کئے گئے ہو۔ اور مومنوں کے لئے باعث فخر ہو۔ اور اللہ تعالیٰ نے آپ لوگوں کی نسبت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو وہی دعا الہاماً نازل کی۔ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ بدر میں اپنے مٹھی بھر لیکن جاں نثار اور فدائی صحابہ کے لئے نہایت عجز و زاری اور تضرع و ابتہال سے جناب الٰہی میں کی تھی۔

"اللّٰھم ان اھلکت ھٰذہ العصابة فلن تعبد فی الارض ابدا"

(تذکرہ صفحہ ۲۴۵)

اے میرے اللہ اگر تو نے اس جماعت کو ہلاک کر دیا تو پھر اس کے بعد اس زمین میں تیری پرستش کبھی نہ ہوگی۔ ؎

نام لیوا رہے گا تیرا کون
ہو گئی یہ اگر یونہی برباد

پس اے فرزندانِ احمدیت اور اے بنات احمدیت سنو اور غور سے سنو کہ دنیا کے موجودہ مادی دور میں جبکہ الحاد و ضلالت اور لامذہبیت اور دہریت کے تباہ کن طوفان ہر طرف برپا ہیں۔ اللہ تعالیٰ تمہارے ذریعہ اپنی قدرت کا ثبوت اور اپنے دین اسلام کی مثالی قائم کرنا چاہتا ہے۔ تاکہ اسلام کی پوری تصویر تمہارے وجود میں نمودار ہو۔ اور اسی غرض کے لئے اس نے مسیح موعود کو اس زمانہ میں مبعوث فرمایا ہے۔ آؤ کہ میں تمہیں خدا تعالیٰ کے مامور اور مرسل کے دربار میں لے چلوں تا تم اسکے زندگی بخش اور ایمان افروز اور پاکیزہ کلمات سنکر اپنی زندگی کو خدا تعالیٰ کی منشاء کے مطابق بنا سکو۔ آپ فرماتے ہیں:۔

"اے میرے عزیزو! میرے پیارو! میرے درخت وجود کی سر سبز شاخو! جو خدا تعالیٰ کی رحمت سے جو تم پر ہے میرے سلسلہ بیعت میں داخل ہو۔ اور اپنی زندگی اپنا آرام اپنا مال اس راہ میں فدا کر رہے ہو (سنو) میرا دوست کون ہے۔؟ اور میرا عزیز کون ہے؟ وہی جو مجھے پہچانتا ہے۔ مجھے کون پہچانتا ہے؟ صرف وہی جو مجھ پر یقین رکھتا ہے کہ میں بھیجا گیا ہوں اور مجھے اس طرح قبول کرتا ہے جس طرح وہ لوگ قبول کئے جاتے ہیں۔ جو بھیجے گئے ہوں۔ دنیا مجھے قبول نہیں کر سکتی کیونکہ میں دنیا میں سے نہیں ہوں۔ مگر جن کی فطرت کو اس عالم سے حصہ دیا گیا ہے۔ وہ مجھے قبول کرتے ہیں اور کریں گے۔ جو مجھے چھوڑتا ہے۔ وہ اس کو چھوڑتا ہے۔ جس نے مجھے بھیجا ہے۔ اور جو مجھ سے پیوند کرتا ہے۔ وہ اس سے کرتا ہے جس کی طرف سے میں آیا ہوں۔ میرے ہاتھ میں ایک چراغ ہے جو شخص میرے پاس آتا ہے ضرور وہ اس روشنی سے حصہ لے گا مگر جو شخص وہم اور بدگمانی سے دور بھاگتا ہے۔ وہ ظلمت میں ڈال دیا جائے گا۔ اس زمانہ کا حصن حصین میں ہوں۔ جو مجھ میں داخل ہوتا ہے وہ چوروں اور قزاقوں اور درندوں سے اپنی جان بچائے گا۔ مگر جو شخص میری دیواروں سے دور رہنا چاہتا ہے ہر طرف سے اسکو موت درپیش ہے اور اسکی لاش بھی سلامت نہیں رہے گی۔

مجھ میں کون داخل ہوتا ہے وہی جو بدی کو چھوڑتا اور نیکی کو اختیار کرتا ہے اور کجی کو چھوڑتا اور راستی پر قدم مارتا ہے اور شیطان کی غلامی سے آزاد ہوتا اور خدا تعالیٰ کا ایک بندہ مطیع بن جاتا ہے۔ ہر ایک جو ایسا کرتا ہے۔ وہ مجھ میں ہے۔ اور میں اس میں ہوں۔

(روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۳۴)

میری جان اس شوق سے تڑپ رہی ہے۔ کہ کبھی وہ دن ہو کہ اپنی جماعت میں بکثرت ایسے لوگوں کو دیکھوں۔ جنہوں نے درحقیقت جھوٹ چھوڑ دیا۔ اور ایک سچا عہد اپنے خدا سے کر لیا۔ کہ وہ ہر ایک شر سے اپنے تئیں بچائیں گے۔ اور تکبر سے جو تمام شرارتوں کی جڑ ہے۔ بالکل دور جا پڑیں گے اور اپنے رب سے ڈرتے رہیں گے

دعا کرتا ہوں اور جب تک مجھ میں دم زندگی ہے کئے جاؤں گا۔ اور دعا یہی ہے کہ خدا تعالےٰ میری جماعت کے دلوں کو پاک کرے اور اپنی رحمت کا ہاتھ لمبا کر کے ان کے دل اپنی طرف پھیر دے اور تمام شرارتیں اور کینے ان کے دلوں سے ہٹا دے اور باہمی سچی محبت عطا کر دے اور میں یقین رکھتا ہوں کہ یہ دعا کسی وقت قبول ہو گی اور خدا میری دعاؤں کو ضائع نہیں کرے گا۔"

(اشتہار التوائے جلسہ ۷ دسمبر ۱۸۹۳ء مشمولہ شہادت القرآن)

اور پھر فرماتے ہیں:۔

"جو دوست صرف خدا تعالےٰ کے لئے میرے ساتھ تعلق محبت رکھتے ہیں اور میری باتوں اور نصیحتوں کو تعظیم کی نظر سے دیکھتے ہیں اور ان کی آخرت پر نظر ہے وہ انشاء اللہ دونوں جہانوں میں میرے ساتھ ہیں اور میں ان کے ساتھ ہوں۔ میں اپنے ساتھ ان لوگوں کو کیا سمجھوں۔ جن کے دل میرے ساتھ نہیں جو اس کو نہیں پہچانتے جس کو میں نے پہچانا ہے اور نہ اس کی عظمت اپنے دل میں بٹھاتے ہیں اور نہ ٹھٹھوں اور بے راہیوں کے وقت خیال کرتے ہیں کہ وہ ہمیں دیکھ رہا ہے۔ درحقیقت وہ ایسے ہیں جن کو شیطانی راہیں چھوڑنا منظور ہی نہیں .... میں بار بار کہتا ہوں کہ آنکھوں کو پاک کرو۔ اور ان کو روحانیت کے طور سے ایسا ہی روشن کرو جیسا کہ وہ ظاہری طور پر روشن ہیں۔ ظاہری رویت تو حیوانات میں بھی موجود ہے۔ مگر انسان اس وقت سوجاکھا کہلاتا ہے جبکہ باطنی رویت یعنی نیک و بد کی شناخت کا اس کو حصہ ملے اور پھر نیکی کی طرف جھک جائے۔ سو تم اپنی آنکھوں کے لئے صرف چارپائیوں کی بینائی نہیں بلکہ حقیقی بینائی ڈھونڈو اور اپنے دلوں سے دنیا کے بت باہر پھینکو کہ دنیا دین کی مخالف ہے جلد مرو گے اور دیکھو گے کہ نجات انہیں کو ہے کہ جو دنیا کے جذبات سے بیزار اور پاک اور صاف دل تھے ۔

مجھے ان لوگوں سے کیا کام جو سچے دل سے دینی احکام اپنے سر پر نہیں اٹھا لیتے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاک جوئے کے نیچے صدق دل سے اپنی گردنیں نہیں دیتے۔ اور راستبازی کو اختیار نہیں کرتے اور فاسقانہ عادتوں سے بیزار ہونا نہیں چاہتے اور ٹھٹھے کی مجلسوں کو نہیں چھوڑتے اور ناپاکی کے خیالوں کو ترک نہیں کرتے اور انسانیت اور تہذیب اور صبر اور نرمی کا جامہ نہیں پہنتے۔ بلکہ غریبوں کو ستاتے اور عاجزوں کو دھکے دیتے اور اکڑ کر بازاروں میں چلتے اور تکبر سے کرسیوں پر بیٹھتے ہیں اور اپنے تئیں بڑا سمجھتے ہیں کہ کوئی بڑا نہیں۔ مگر وہی جو اپنے تئیں چھوٹا خیال کرے۔ مبارک ہیں وہ لوگ جو اپنے تئیں سب سے زیادہ ذلیل اور چھوٹا سمجھتے ہیں اور شرم سے بات کرتے ہیں اور غریبوں اور مسکینوں کی عزت کرتے اور عاجزوں کو تعظیم سے پیش آتے ہیں اور کبھی شرارت اور تکبر کی وجہ سے ٹھٹھا نہیں کرتے اور اپنے رب کریم کو یاد رکھتے اور زمین پر غریبی سے چلتے ہیں۔ سو میں بار بار کہتا ہوں کہ ایسے ہی لوگ ہیں جن کے لئے نجات تیار کی گئی ہے۔"

عقائد اور اعمال صالحہ

اسلامی عقائد کا خلاصہ اور نچوڑ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہے اس لئے آپ فرماتے ہیں:

"عقیدہ کی رو سے جو خدا تم سے چاہتا ہے وہ یہی ہے کہ خدا ایک ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کا نبی ہے اور وہ خاتم الانبیاء ہے اور سب سے بڑھ کر ہے۔ اور بعد اس کے کوئی نبی نہیں مگر وہی جس پر بروزی طور سے محمدیت کی چادر پہنائی گئی۔ کیونکہ خادم اپنے مخدوم سے جدا نہیں اور نہ شاخ اپنی بیخ سے جدا ہے۔ پس جو کامل طور پر مخدوم میں فنا ہو کر خدا سے نبی کا لقب پاتا ہے وہ ختم نبوت کا خلل انداز نہیں۔"

(کشتی نوح صفحہ ۱۳)

اور فرماتے ہیں:

"نجات یافتہ کون ہے؟ وہ جو یقین رکھتا ہے۔ جو خدا سچ ہے۔ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس میں اور تمام مخلوق میں درمیانی شفیع ہے اور آسمان کے نیچے نہ اس کے ہم مرتبہ کوئی اور رسول ہے اور نہ قرآن کریم کے ہم مرتبہ کوئی اور کتاب ہے اور کسی کے لئے خدا نے نہ چاہا کہ وہ ہمیشہ زندہ رہے مگر یہ برگزیدہ نبی ہمیشہ کے لئے زندہ ہے۔"

(کشتی نوح صفحہ ۲۹)

لا الٰہ الا اللہ

آپ فرماتے ہیں:

"میری پیروی کرنے کے لئے یہ باتیں ہیں کہ وہ یقین کریں کہ ان کا ایک قادر اور قیوم اور خالق الکل خدا ہے جو اپنی صفات میں ازلی ابدی اور غیر متغیر ہے نہ وہ کسی کا بیٹا نہ کوئی اس کا بیٹا۔ وہ دکھ اٹھانے اور صلیب پر چڑھنے اور مرنے سے پاک ہے وہ ایسا ہے کہ باوجود دور ہونے کے نزدیک ہے اور باوجود نزدیک ہونے کے وہ دور ہے اور باوجود ایک ہونے کے اس کی تجلیات الگ الگ ہیں ...... اس پر ایمان لاؤ اور اپنے نفس اور اپنے آراموں پر اور اپنے کل تعلقات پر اس کو مقدم رکھو اور عملی طور پر بہادری کے ساتھ اس کی راہ میں صدق و وفا دکھلاؤ۔ دنیا اپنے اسباب اور اپنے عزیزوں پر اس کو مقدم نہیں رکھتی مگر تم اس کو مقدم رکھو تا تم آسمان پر اس کی جماعت لکھے جاؤ۔"

(کشتی نوح صفحہ ۲۳)

"خدا سے ڈرتے رہو اور تقویٰ اختیار کرو اور مخلوق کی پرستش نہ کرو۔ اور اپنے مولیٰ کی طرف منقطع ہو جاؤ اور اسی کے ہو جاؤ اور دنیا سے دل برداشتہ رہو اور اس کے لئے ہر ایک ناپاکی اور گناہ سے نفرت کرو۔ کیونکہ وہ پاک ہے۔ چاہیئے کہ ہر ایک صبح تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے تقویٰ سے رات بسر کی اور ہر ایک شام تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے ڈرتے ڈرتے دن بسر کیا۔"

(کشتی نوح صفحہ ۲۵)

محمد رسول اللہ کا مقام

آپ اپنی جماعت کو نصیحت فرماتے ہیں کہ

"ہمارے مذہب کا لب لباب یہ ہے کہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہمارا اعتقاد جو ہم اس دنیوی زندگی میں رکھتے ہیں جس کے ساتھ ہم بفضل و توفیق باری تعالیٰ اس عالم گذران سے کوچ کریں گے یہ ہے کہ حضرت سیدنا و مولانا محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین اور خاتم المرسلین ہیں۔ جن کے ہاتھ سے اکمال دین ہو چکا اور وہ نعمت بمرتبہ اتمام پہنچ چکی۔ جس کے ذریعہ سے انسان راہ راست کو اختیار کر کے خدا تعالےٰ تک پہنچ سکتا ہے۔"

(ازالہ اوہام بحوالہ روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۱۷۰)

کل انبیاء پر آپ کی فضیلت

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ عرب میں جو روحانی انقلاب ہوا اور آپ نے جو عظیم الشان کام کیا اس کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"میرا مذہب یہ ہے کہ اگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو الگ کیا جاتا اور کل نبی جو اس وقت تک گذر چکے تھے سب کے سب اکٹھے ہو کر وہ کام اور وہ اصلاح کرنا چاہتے جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کی ہرگز نہ کر سکتے۔ ان میں وہ دل اور وہ قوت نہ تھی جو ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ملی تھی اگر کوئی کہے کہ یہ نبیوں کی معاذ اللہ سوء ادبی ہے تو وہ نادان مجھ پر افترا کرے گا۔ میں نبیوں کی عزت اور حرمت کرنا اپنے ایمان کا جزو سمجھتا ہوں۔ لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی فضیلت کل انبیاء پر میرے ایمان کا جزو اعظم ہے اور میرے رگ و ریشہ میں ملی ہوئی بات ہے۔ یہ میرے اختیار میں نہیں کہ اس کو نکال دوں۔ بدنصیب اور آنکھ نہ رکھنے والا مخالف جو چاہے سو کہے۔ ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے وہ کام کیا ہے جو نہ الگ الگ اور نہ مل کر کسی سے ہو سکتا تھا اور یہ اللہ تعالےٰ کا فضل ہے ذٰلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء۔"

(الحکم ۱۷ جنوری ۱۹۰۱ء)

(باقی)

اعلان نکاح

میرے چھوٹے بھائی عزیزم قاضی مبارک احمد صاحب شاہد سابق مبلغ سیرالیون مغربی افریقہ کی رسم نکاح مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے مورخہ ۲۳ ... بروز ہفتہ بعد نماز مغرب مسجد مبارک ربوہ میں رضیہ خانم بنت صوفی محمد عبد اللہ صاحب ڈاکٹر میکر دارالرحمت شرقی سے بعوض ایک ہزار روپیہ حق مہر ادا فرمائی۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے بابرکت فرمائے۔ اور انہیں دینی اور دنیاوی ترقیات سے نوازتے ہوئے مثمر ثمرات حسنہ بنائے۔ آمین (قاضی عبد الحمید درویش قادیان)

چندہ تعمیر دفتر انصار اللہ

(از محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر انصار اللہ مرکزیہ)

حسب فیصلہ شوریٰ انصار اللہ ۱۹۵۸ء تمام اضلاع پر چندہ تعمیر کی رقوم ڈالی گئی تھیں اللہ تعالےٰ کے فضل سے بعض اضلاع نے اپنی رقوم پوری بھی کر دی ہیں۔ مگر ابھی تک کئی اضلاع نے اس چندہ کو پورا نہیں فرمایا۔ اگرچہ اللہ تعالےٰ کے فضل سے دفتر کی بلڈنگ مکمل ہو چکی ہے مگر ابھی احاطہ کی زیبائش اور کچھ قرض باقی ہے۔ اگر تمام اضلاع اپنے اپنے ذمہ کی رقوم ادا فرمائیں تو ہم انشاء اللہ العزیز تعمیر کے کام سے فارغ ہو جائیں گے۔

تمام اضلاع کے چندہ تعمیر کی فراہمی کے منتظمین سے گذارش ہے کہ وہ اس چندہ کی ادائیگی کے لئے فوری طور پر کوشش فرمائیں۔ اور اپنے اپنے ذمہ کی تمام رقوم جلد از جلد ادا فرمائیں۔ تا کہ مجلس مرکزیہ اس کام سے فارغ ہو کر مجلس کے اور اہم کاموں کی طرف توجہ دے سکے۔

جزاکم اللہ احسن الجزاء

دوسرا پنج سالہ منصوبہ

(اور)

تجارت و صنعت

(از مکرم اخوند فیاض احمد صاحب بی۔ایس سی)

اخباروں میں بھی، اور حال ہی میں ایک کتابچہ کی شکل میں حکومت پاکستان کے نئے پنج سالہ منصوبے کا خاکہ منظر عام پر آیا ہے۔ اخباروں میں تو مختلف صنعتی و تجارتی عنوانات کے تحت الگ الگ خبریں یا ذمہ دار کارکنوں کے بیانات شائع ہوتے رہے ہیں لیکن کتابچہ کی شکل میں نئے منصوبہ کا خاکہ یکجا طور پر سامنے آجاتا ہے جو سنہ ۱۹۶۰ء سے لے کر سنہ ۱۹۶۵ء تک کے عرصہ کے لئے ہے۔

تاجروں اور صنعت کاروں کے لئے نئے منصوبے کی خاص اہمیت یہ ہے کہ اس میں بہت سی مفید تجاویز کو شامل کیا گیا ہے۔ ایسی مختلف مفید تجاویز کا نہایت مختصر خلاصہ ذیل میں پیش کیا جاتا ہے:۔

برآمدی تجارت زرمبادلہ کمانے کا سب سے بڑا اور اہم ذریعہ EXPORT برآمدی تجارت ہے۔ نئے منصوبہ کے ماتحت مندرجہ ذیل اشیاء کی برآمد کے ذریعہ ان کے سامنے دیئے ہوئے اندازے کے مطابق زرمبادلہ کمانے کی کوشش کی جائے گی۔

۱۔ پٹ سن (خام) ...... تین ارب ترانوے کروڑ چالیس لاکھ روپے

(۲) پٹ سن کا بنا ہوا مال ...... ایک ارب تینتیس کروڑ بیس لاکھ روپے۔

(۳) روئی (خام) ...... ایک ارب آٹھ کروڑ روپے

(۴) سوتی کپڑا اور دھاگہ ...... انچاس کروڑ ساٹھ لاکھ روپے

(۵) چائے ...... چوبیس کروڑ پچاس لاکھ روپے

(۶) خام چمڑا ...... اکیس کروڑ دس لاکھ روپے

(۷) اون ...... اکیالیس کروڑ پچاس لاکھ روپے

(۸) متفرق (یعنی اعلیٰ قسم کے چاول۔ اخباری اور مشینی کاغذ وغیرہ) ...... ایک ارب ستائیس کروڑ اسی لاکھ روپے۔ اوپر دی ہوئی اشیاء کی برآمدی تجارت کا آئندہ منصوبہ کے عرصہ میں کافی بڑھ جانے کا امکان ہے سوائے خام چمڑے کے، کیونکہ ملک میں چمڑے کی صنعت کے بڑھنے سے خام چمڑے کی خاصی کھپت ملک کے اندر ہی ہونے لگے گی۔

صنعت نئے منصوبہ میں ملکی صنعت کو زیادہ مضبوط بنانے، موجودہ کارخانوں کو جدید ترین طریقوں کو اپنانے کی سہولتیں مہیا کرنے اور پھیلانے کی طرف خاص توجہ دی گئی ہے۔

موجودہ کارخانوں کو پھیلا کر یا نئے کارخانے قائم کر کے مندرجہ ذیل اہم صنعتوں کو سامنے دیئے ہوئے اندازے کے مطابق ترقی دینے کی کوشش کی جائے گی۔

نام صنعت

۱۔ کپڑا دسوت (نئی صنعت کا دو تہائی مشرقی پاکستان میں قائم کیا جائے گا)

پیداوار
۱۹۶۰ / ۱۹۵۹
اڑتیس کروڑ پونڈ

پیداوار
۱۹۶۵ / ۱۹۶۴
اڑتالیس کروڑ پونڈ

(نئی صنعت کا دو تہائی مشرقی پاکستان میں قائم کیا جائے گا۔

۲۔ پٹ سن ...... دو لاکھ بیس ہزار ٹن ...... تین لاکھ تیس ہزار ٹن

۳۔ شکر سازی ...... دو لاکھ ٹن ...... تین لاکھ پچیس ہزار ٹن۔

(۴) سیمنٹ ...... تیرہ لاکھ ٹن۔ تیس لاکھ ٹن

(۵) کھاد (ہڈیوں کا چورا، کھلی اور ملی جلی اشیاء کی) ...... پچپن ہزار ٹن ...... چھ لاکھ پچاس ہزار ٹن۔

اس کے علاوہ مندرجہ ذیل صنعتوں کے قیام کی حوصلہ افزائی کی جائے گی۔

(۱) پودوں اور درختوں کی حفاظت میں کام آنے والے آلات کی تیاری

(۲) کولڈ سٹورز (Cold Storage)

(۳) لائسنس یافتہ سٹورز اور نمائش گاہیں جہاں ملکی مصنوعات جمع کر کے رکھی جائیں۔

(۴) سمندر پر واقع شہروں میں مچھلی کو ٹھنڈا کرنے اور ڈبوں میں بند کرنے کی صنعت

(۵) اندرون ملک (دونوں صوبوں) میں دریاؤں کی مچھلی کی صنعت۔ مشرقی پاکستان میں بیس ہزار ایکڑ کے رقبہ میں مچھلی کی پیداوار بڑھانے کی کوشش کی جائے گی اور کولڈ سٹورز اور برف کی سہولتوں کے علاوہ تیس عدد جدید قسم کی مچھلی پکڑنے کی کشتیوں کی منظوری دی جائے گی مغربی پاکستان میں مچھلی کی صنعت کے پچاس مراکز قائم کئے جائیں گے۔ جہاں جدید قسم کے مچھلی لانے لے جانے والی گاڑیوں کولڈ سٹورز اور برف مہیا کرنے کی منظوری دی جائے گی۔

(۶) جانوروں اور مرغیوں کے لئے سستی اور عمدہ خوراک بنانے کے کارخانے۔

(۷) کراچی، لاہور اور ڈھاکہ میں فارم کی صنعت۔ نیز ملک میں خشک دودھ اور دودھ کی اشیاء کے نمونے کے کارخانے یعنی Pilot Plants

(۸) لکڑی کی seasoning اور creosoting کی صنعت

صنعت کاروں کو ملکی و غیر ملکی کرنسی میں قرضہ دینے کی سہولتوں کو بڑھا دیا جائے گا۔ اس مقصد کے لئے پاکستان انڈسٹریل کریڈٹ انوسٹمنٹ کارپوریشن (Pakistan Industrial Credit Investment Corp) قائم کی گئی ہے نیز غیر ملکی سرمائے کے لئے زیادہ سے زیادہ سہولتیں بہم پہنچائی گئی ہیں یعنی غیر ملکی سرمایہ دار پاکستانی صنعت کاروں کے ساتھ مل کر ہمارے ملک میں نئے کارخانے قائم کر سکتے ہیں۔

چھوٹی اور گھریلو صنعتیں

چونکہ چھوٹی گھریلو صنعتوں کے ذریعہ نسبتاً بہت کم سرمائے کے ساتھ زیادہ سے زیادہ لوگوں کو کام مہیا ہو سکتا ہے۔ اس لئے نئے منصوبہ کے ماتحت ملک کے دونو صوبوں میں Small Industries Corp) قائم کی جائیں گی۔ اور چھوٹی صنعتوں کے لئے امدادی اداروں کا ملک بھر میں جال بچھا دیا جائے گا۔ علاوہ ازیں ضرورت پڑنے پر انتظامی معاملات میں بھی چھوٹے صنعت کاروں کو مدد دی جائے گی خام مال مہیا کرنے، مصنوعات کو بکوانے مالی امداد اور قرضہ دینے کی سہولتیں ہر ممکن طور پر مہیا کی جائیں گی۔

معدنیات

قدرتی گیس اور تیل کے علاوہ حکومت زیادہ سے زیادہ مقدار میں کوئلہ نکالنے کی طرف توجہ دے گی۔ تاکہ اس کی مقدار موجودہ سات لاکھ پچاس ہزار ٹن سے بڑھ کر دس لاکھ پچاس ہزار ٹن تک پہنچ جائے۔

نیز بالخصوص مندرجہ ذیل معدنیات کو نکالنے، صاف کرنے، استعمال کرنے یا برآمد کرنے کی حوصلہ افزائی کی جائے گی۔

(۱) Chromite
(۲) Antimony
(۳) Manganese
(۴) Marble

مشرقی پاکستان میں آبی گھاس (sea weed) کے استعمال کی طرف خاص توجہ دی جائے گی۔

درآمدی تجارت

(Import)

گھریلو اور عام استعمال کی چیزوں کے علاوہ درآمدی تجارت کا انحصار ملکی صنعت پر ہوتا ہے۔ نئے منصوبہ کے ماتحت ملکی کارخانوں کو پورے طور پر چلانے بلکہ ان کو پھیلانے کے لئے ضروری خام مال اور پرزے (Spare Parts) درآمد کرنے کی خاص سہولتیں دی جائیں گی۔

نقل و حمل

اس عنوان کے ماتحت صرف موٹر بسوں کا ذکر کیا جائے گا۔ کیونکہ بہت سے اصحاب کو اس سلسلہ میں نئے منصوبہ کی تجاویز سے دلچسپی ہوگی۔

ہمارے ملک کے مخصوص حالات کی بنا پر روڈ ٹرانسپورٹ کی ترقی خاص اہمیت رکھتی ہے۔ نئے منصوبہ کے ماتحت پرائیویٹ بس سروسز کے ساتھ ساتھ سرکاری طور پر چلائی جانے والی بس سروسز کو بھی ترقی دی جائیگی

(۱) ویسٹ پاکستان روڈ ٹرانسپورٹ بورڈ کی پرانی نو سو بسوں کی جگہ نئی عمدہ گاڑیاں چلانے کے علاوہ پانچ سو زائد بسیں بھی چلائی جائیں گی۔

(۲) کراچی روڈ ٹرانسپورٹ کارپوریشن کے ماتحت سات سو نئی بسیں چلائی جائیں گی

(۳) مشرقی پاکستان میں سرکاری انتظام کے ماتحت ڈھاکہ اور چاٹگانگ کے علاقوں میں دو سو بسیں چلائی جائیں گی۔

(۴) پرائیویٹ اداروں کے ذریعہ ملک بھر میں قریباً چار ہزار بسیں اور سات ہزار ٹرک چلائے جائیں گے۔ اس مقصد کے لئے پرائیویٹ اداروں کو مندرجہ ذیل تجارتی و صنعتی سہولتیں دی جائیں گی۔

(ا) نئی گاڑیوں اور فالتو پرزوں کی لگاتار اور کافی درآمد۔

(ب) ملک کے اندر بسیں اور ٹرک جوڑنے (Assembling) اور پرزے تیار کرنے کی صنعتوں کی ترویج۔

(ج) بسیں اور ٹرک چلانے والی کمپنیوں کو اپنے ورکشاپ بنانے کی ترغیب اور اس سلسلہ میں مناسب امداد۔

وآخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العٰلمین

درخواست دعا

خاکسار بعض پریشانیوں اور مالی مشکلات میں مبتلا ہے۔ احباب کرام میری پریشانیوں اور مالی مشکلات کے دور ہونے نیز سلسلہ کی زیادہ سے زیادہ خدمت بجالانے کے لئے دعا فرمائیں۔

(خاکسار محمد رفیق ہیڈ ماسٹر نیو ٹاؤن کراچی)

مربیان سلسلہ احمدیہ کیلئے ضروری ہدایت

رمضان المبارک قریب آرہا ہے۔ حسب سابق تمام مربیان سلسلہ احمدیہ کو ہدایت کی جاتی ہے کہ وہ اپنے اپنے ہیڈکوارٹرز میں قرآن کریم کا درس کریں۔ درس القرآن سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی تفسیر صغیر کے مطابق ہو۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد۔

"بشروا ولا تنفروا ویسروا ولا تعسروا"

بہ ہمہ حال ملحوظ رہے۔ اگر کسی جماعت کے امیر مرکز کی بجائے کسی اور متعلقہ دوست کو درس کے لئے موزوں خیال فرماویں۔ تو اُن کے مشورہ کے مطابق عمل ہو سکتا ہے۔ ہر مربی صاحب درس شروع کرنے پر دفتر ہذا کو اطلاعی رپورٹ بھیجدیں۔ کان اللہ لھم۔ (ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد)

تعزیتی قرارداد

"جماعت احمدیہ راولپنڈی مکرم ومحترم بشارت احمد صاحب ابن مکرم ومحترم مولوی عبدالرحمٰن صاحب فاضل امیر جماعت احمدیہ قادیان کی افسوسناک وفات پر گہرے رنج والم کا اظہار کرتی ہے۔ حضرت مولوی عبدالرحمٰن صاحب فاضل کے ساتھ اس صدمہ میں شریک ہے۔ خصوصاً محترم موصوف کی عدم موجودگی میں اس صدمہ کی شدت اور بھی بڑھ جاتی ہے۔ ہم سب دعاگو ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے محترم مرحوم کے درجات بلند فرماتے ہوئے اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ نیز مکرم ومحترم مولوی صاحب کو اور دیگر لواحقین خصوصاً محترم مرحوم کی اہلیہ صاحبہ کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔"

(جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ راولپنڈی)

مجلس انصار اللہ کی مالی تحریکات

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کی طرف سے اس وقت مندرجہ ذیل چار مالی تحریکات ہیں۔ ان کی شرح اسقدر قلیل ہے۔ کہ چندہ کی ادائیگی کسی رکن پر بھی بار نہیں ہو سکتی۔

چندہ مجلس :- نصف پائی فی روپیہ ماہانہ آمد پر
چندہ سالانہ اجتماع :- بارہ آنے سالانہ فی رکن
" اشاعت لٹریچر :- ایک روپیہ سالانہ
" تعمیر دفتر :- حسب توفیق

(برائے قائد مال مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

زعماء/زعمائے اعلیٰ توجہ فرمادیں

بعض مجالس کی طرف سے سالِ رواں کے لئے بجٹ کے فارم تکمیل کے بعد ابھی دفتر مرکزیہ میں موصول نہیں ہوئے۔ ان مجالس کے زعماء/زعمائے اعلیٰ سے گذارش ہے کہ ان کی تکمیل پر فوری توجہ فرماتے ہوئے بجٹ فارم جلد مرکز میں بھجوا دیں۔ (برائے قائد مال انصار اللہ مرکزیہ)

یہ گمشدہ اشیاء کس کی ہیں؟

مینیجر صاحب اڈہ پراونشل ٹرانسپورٹ چنیوٹ نے اطلاع دی ہے۔ کہ مورخہ ۲/۵ کو منٹگمری سے ربوہ کے لئے ہماری بس میں ایک صاحب تشریف لائے تھے۔ ان کی ایک گٹھڑی بس میں رہ گئی ہے جو اڈہ چنیوٹ پر محفوظ پڑی ہے۔ اس میں چند ایک قیمتی اشیاء بھی ہیں۔ اگر کسی صاحب کی ہو۔ وہ تین روز کے اندر اندر چنیوٹ کے اڈہ سے نشانی بتا کر لے جائیں۔ بعد میں لائلپور ہیڈ آفس بھجوا دی جائیگی جن صاحب کی ہو۔ فوراً چنیوٹ پہنچ کر لے لیں۔ (دفتر پرائیویٹ سیکرٹری ربوہ)

درخواست دعا

خاکسار گذشتہ کئی روز سے بائیں ٹانگ میں سوجن اور درد کی وجہ سے بڑی تکلیف میں مبتلا ہے۔ جس کے باعث چلنے پھرنے میں بڑی تکلیف اور دقت پیش آتی ہے۔ بزرگان سلسلہ درویشان قادیان سے درمندانہ درخواست دُعا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل اور رحم سے خاکسار کو شفائے عاجلہ وکاملہ عطا فرمائے۔ (آمین)

(خاکسار:- میر احمد خوشنویس ربوہ)

صحابۂ کرام کی آواز کو محفوظ کرنے کا انتظام

امسال جلسہ سالانہ کے موقع پر گیارہ صحابہ کی روایات کو اُن کی آواز میں ٹیپ ریکارڈ پر ریکارڈ کیا گیا۔ انصار اللہ مرکزیہ کی خواہش ہے۔ کہ زیادہ سے زیادہ صحابہ کی آواز کو محفوظ کیا جاسکے۔ اسلئے بیرونجات سے تشریف لانے والے صحابہ کے لئے مجلس شوریٰ کے ایام میں انشاء اللہ ریکارڈنگ کا انتظام کیا جائیگا۔ جو صحابہ شوریٰ پر تشریف لا رہے ہوں۔ وہ اپنا پانچ منٹ کا مضمون جو اپنے کانوں سے ارشاداتِ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام یا ایمان افروز چشم دید واقعات پر مشتمل ہو تیار کرکے قائد اصلاح وارشاد انصار اللہ مرکزیہ کو اور ساتھ ہی علیحدہ ورق پر اپنا نام۔ ولدیت۔ عمر۔ تاریخ بیعت۔ مفوضہ خدمت سلسلہ اور دیگر خاص امتیازی بات برائے تعارف تحریر فرما کر بھجوا دیں۔ تا اُن کے بیان سے قبل اُن کا تعارف بھی ریکارڈ کیا جاسکے۔

(صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

پتہ جات مطلوب ہیں

ذیل کے موصی احباب کے موجودہ پتہ جات مطلوب ہیں۔ اگر موصی اصحاب خود اس اعلان کو پڑھیں۔ تو وہ اپنے موجودہ ایڈریس سے دفتر ہذا کو جلد مطلع فرمائیں۔ یا اگر کوئی دوست ان کے موجودہ ایڈریس سے علم رکھتے ہوں۔ تو وہ ازراہ کرم ان کے ایڈریس سے دفتر ہذا کو مطلع فرمائیں۔ وصیت کے بارے میں ان سے ضروری کام ہے۔

نام	نمبر وصیت	ولدیت	سابقہ سکونت
چوہدری نبی بخش صاحب	۱۴۱۲۶	چوہدری وزیرہ صاحب	چک ۱۰۹ R.B ڈاک خانہ چک ۱۰۶ R.B ضلع لائلپور
عطا محمد صاحب	۱۱۶۲۶	احمد خان صاحب	ناصر آباد اسٹیٹ سندھ
محمد حیات صاحب	۱۱۸۶۴	میاں جیون صاحب	چک ۱۱۲ ڈاک خانہ چک ۱۰۶ ضلع لائلپور
عبداللطیف صاحب انور	۱۱۳۵۰	مولوی محمد اسماعیل صاحب	کوارٹر ۲۵-C یونٹ ۶ لطیف آباد ضلع حیدرآباد سندھ۔
محمد عبداللہ صاحب	۱۱۳۶۳	چوہدری امام بخش صاحب	گوٹھ امام بخش۔ دریا خان ضلع نواب شاہ

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

دُعائے مغفرت

ہمارے والد محترم سیٹھ محمد الدین صاحب تاریخ ۱۳ر فروری ۱۹۶۱ء بوقت چھ بجے شام بمقام ربوہ وفات پاکر اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

ہمارے والد محترم کو اللہ تعالیٰ نے ۱۹۳۲ء میں احمدیت کے دامن سے وابستہ ہونے کی توفیق عطا فرمائی۔ تمام خاندان میں سب سے پہلے احمدی ہوئے۔ شروع شروع میں اشد مخالفت کی گئی۔ مگر اِن نامساعد حالات کے باوجود آپ کے پائے ثبات میں لغزش نہ آئی۔ آپ کی استقامت اور صبر۔ احمدیت سے لگاؤ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی سے والہانہ عشق دیکھ کر کئی سعید رُوحوں نے احمدیت قبول کی۔ آپ صوم وصلوٰۃ کے پابند نیک طینت اور نیک طبیعت تھے۔

احباب جماعت سے درخواست ہے۔ کہ اُن کی مغفرت اور بلندئ درجات کے لئے دعائیں فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین۔

(محمد اسحاق محمد یوسف نواب شاہ سندھ المعروف محمد الدین محمد اسحاق کریانہ مرچنٹ اسٹیشن روڈ نواب شاہ سندھ۔)

اعلان دار القضاء

مکرم حبیب اللہ خان صاحب لودھی ایس۔ ڈی۔ او راولپنڈی نے درخواست دی ہے۔ کہ میرے بھائی خورشید احمد خان صاحب لودھی اوورسیر ۲۷/۱۱/۵۴ کو انتقال کر چکے ہیں۔ مرحوم نے ایک قطعہ اراضی پلاٹ ۱۴/۶ رقبہ ایک کنال محلہ دار الیمن ربوہ حاصل کیا ہوا ہے۔ مرحوم کے وارث ایک بیوہ اور چھ نابالغ بچے ہیں۔ (تین لڑکے تین لڑکیاں) یہ اراضی مرحوم کے ان ورثاء کے نام منتقل کرنے کا فیصلہ کیا جائے۔ سو اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو پندرہ دن تک اطلاع دی جائے۔

(ناظم دار القضاء ربوہ)

وصایا

ذیل کی وصایا منظوری سے قبل شائع کی جا رہی ہیں۔ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو ضروری تفصیل کے ساتھ مطلع فرمائیں (سیکرٹری مجلس کارپرداز قادیان)

نمبر ۱۳۲۳۶

منکہ محمد رمضان راتھر ولد محمد صاحب راتھر قوم مسلمان پیشہ زمینداری عمر پچپن سال تاریخ بیعت ۱۹۲۴ء ساکن بالسو ڈاکخانہ باڑی پورہ ضلع اننت ناگ صوبہ کشمیر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۴/۵۹ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

(۱) میری جائیداد حسب ذیل ہے

۲۸ کنال آبی اول۔ درخت ہا تقریباً ۶۰ کوٹھار چوبی ایک عدد۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کروں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے بعد جس قدر میری جائیداد ہوگی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

نوٹ (۱) زمین آبی اول ۲۸ کنال کی قیمت موجودہ وقت کے لحاظ سے ۲۸۰۰/- روپے
(۲) درخت ہا ۶۰ عدد کی قیمت موجودہ وقت کے لحاظ سے ۱۵۰/- روپے
(۳) کوٹھار چوبی ایک عدد ۱۰۰/- روپے
کل میزان ۳۰۵۰/- روپیہ ہے

اس کے علاوہ میں تا زیست اپنی سالانہ آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔

العبد رمضان راتھر

گواہ شد۔ فضل الرحمٰن خان سیکرٹری مال جماعت احمدیہ باڑی پورہ

گواہ شد۔ حکیم میر غلام محمد صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ باڑی پورہ کشمیر

نمبر ۱۳۲۳۷

منکہ میر عبد المجید ولد میر عبد العزیز صاحب قوم مسلمان پیشہ ملازمت عمر ۲۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن باڑی پورہ ضلع اننت ناگ صوبہ کشمیر۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸ مارچ ۱۹۵۹ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

(I) میری اس وقت حسب ذیل جائیداد ہے

(۱) آٹھ کنال زمین آبی اول (۲) رہائشی مکان ایک دو منزلہ خشت پوش (۳) اور ایک طویلہ یا مویشی (خام) (۴) ایک کوٹھار چوبی (۵) ایک دوکان دو منزلہ خام (۶) ایک دکان چوبی۔ مذکورہ بالا جائیداد جائیداد غیر مشترک ہے۔ جس کی قیمت موجودہ وقت کے لحاظ سے تقریباً ساڑھے چار ہزار روپیہ ہوگی۔ اس جائیداد میں راقم تیسرے حصہ کا مالک ہے اپنے حصے کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس جائیداد پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ لیکن میرا گذارہ صرف اس جائیداد پر نہیں بلکہ ماہوار آمد پر ہے جو کہ اس وقت ۷۵/- روپے ماہوار ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں کہ میری جائیداد جو بوقت وفات ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائیداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن قادیان وصیت کی مد میں کروں تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائے گا۔ فقط تحریر بتاریخ ۸ ماہ مارچ ۱۹۵۹ء

العبد۔ میر عبد المجید بقلم خود

گواہ شد حکیم میر غلام محمد پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ باڑی پورہ۔

گواہ شد میر غلام رسول احمدی موصی باڑی پورہ بقلم خود

نمبر ۱۳۲۳۸

منکہ مقصودہ بیگم زوجہ میر عبد المجید قوم مسلمان پیشہ خانہ داری عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن باڑی پورہ ڈاکخانہ خاص ضلع اننت ناگ صوبہ کشمیر۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ بتاریخ ۸ مارچ ۱۹۵۹ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں

میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں

(۲) اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کروں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی

اگر اس کے بعد کوئی جائیداد اور پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ہوگی

(۳) اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی

تفصیل جائیداد

(۱) زیورات طلائی تقریباً ۱۰/۱ تولے قیمتی دو سو پچیس روپے ہے (۲) حق مہر دو سو روپیہ جو ابھی بذمہ شوہر ہے اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ راقمہ حصہ جائیداد سالانہ مبلغ پانچ روپیہ ادا کرتی رہے گی ۸/۳/۱۹۵۹ء

الامۃ موصیہ مقصودہ بیگم بقلم خود

گواہ شد میر عبد المجید بقلم خود شوہر موصیہ سکنہ باڑی پورہ کولگام کشمیر

گواہ شد۔ حکیم میر غلام محمد پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ باڑی پورہ کشمیر

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی ہے

نارتھ ویسٹرن ریلوے۔ لاہور ڈویژن

ٹنڈر نوٹس

مندرجہ ذیل کاموں کے لئے دستخط کنندہ ذیل کو ۲۵ فروری ۱۹۶۰ء کے ساڑھے بارہ بجے دن تک لیبر اور میٹیریل کے ترمیم شدہ شیڈول آف ریٹ کی اساس پر شرح فیصد کے لئے سر بمہر ٹنڈر از مقررہ فارموں پر مطلوب ہیں ... ۲۰ فروری ۱۹۶۰ء بارہ بجے دن تک ایک روپیہ فی فارم کے حساب سے دستیاب ہو سکتے ہیں۔ یہ ٹنڈر اسی روز ساڑھے بارہ بجے دن بر سر عام کھولے جائیں گے۔

کام	تخمینہ لاگت معہ ٹنڈر پرسنٹیج	زر ضمانت جو ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ این ڈبلیو آر لاہور کے پاس جمع کرایا جائے گا	عرصہ تکمیل کام
(۱) لاہور لالہ موسیٰ سیکشن میں گکھڑ ریلوے اسٹیشن پر تیسرے درجہ کے مسافروں کے لئے انتظار کے ہال اور درمیانی درجے اور اوپر کے درجوں کے مسافروں کے لئے انتظار کے کمروں کی تعمیر (ڈویژنل پلان نمبر $\frac{O-14}{GKR-59}$ لاہور اور HQ.E نمبر ۲۵۷۲۰)	۳۵۰۰۰/- روپے	۷۰۰/- روپے	چھ ماہ
(۲) وزیر آباد سانگلہ ہل سیکشن میں حافظ آباد ریلوے اسٹیشن پر انٹر کلاس کے مردوں اور عورتوں کے انتظار کے کمروں کی تعمیر (پلان نمبر $\frac{O-27}{HFD-59}$ لاہور HQ.E پلان نمبر ۲۵۷۲۴)	۲۵۰۰۰/- روپے	۵۰۰/- روپے	چھ ماہ
(۳) شاہدرہ شیخوپورہ سانگلہ ہل سیکشن پر شیخوپورہ میں ایک ڈسپنسری اور ملحقہ سٹاف کوارٹروں کی تعمیر (ڈویژنل پلان نمبر $\frac{O-30}{QSP-59}$ لاہور اور HQ.E پلان نمبر ۲۵۷۷۲)	۳۰۰۰۰/- روپے	۶۰۰/- روپے	چھ ماہ

(۴) جن ٹھیکیداروں کے نام اس ڈویژن کی منظور شدہ ٹھیکیداروں کی فہرست میں درج نہ ہوں وہ ۲۵ فروری ۱۹۶۰ء سے قبل اندراج کے ضروری کاغذات یعنی مالی حالت اور تجربہ کے متعلق اسناد ہمراہ لا کر اپنے نام درج کرائیں۔

(۵) مکمل شرائط اور کوائف ترمیم شدہ شیڈول آف ریٹ اور تخمینہ جات وغیرہ ایام کار میں سے کسی روز بھی دستخط کنندہ ذیل کے دفتر میں آ کر دیکھے جا سکتے ہیں۔ ریلوے کا محکمہ کم سے کم لاگت کے یا کسی ٹنڈر کو منظور کرنے کا پابند نہ ہوگا۔ ٹھیکیداروں کو چاہئے کہ وہ شرح فیصد نرخ مکمل اعداد میں درج کریں۔ کسور پر مشتمل نرخ مسترد کئے جا سکتے ہیں۔

ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ این ڈبلیو آر لاہور

ربوہ میں "یوم مصلح موعود" کی مقدس و بابرکت تقریب

(بقیہ صفحہ اول)

اعتراف بھی پڑھ کر سنائے۔ آخر میں انہوں نے اس امر کو بھی واضح کیا کہ تائید و نصرت الٰہی کے پیہم نزول کے پیش نظر احباب جماعت کے فرائض کیا ہیں اور ان پر کیا کیا ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔

جلسے کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو حافظ اللہ یار صاحب نے کی بعد ازاں ناصر احمد صاحب باجوہ نے درثمین میں سے "محمود کی آمین" کے بعض اشعار خوش الحانی سے پڑھ کر سنائے۔ اس کے بعد مکرم چوہدری محمد شریف صاحب سابق مبلغ فلسطین نے پیشگوئی مصلح موعود کے پس منظر اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی چلہ کشی کے واقعات پر تقریر کی۔ ابعدہٗ مکرم میر محمود احمد صاحب ناصر نے ایک برجستہ تقریر میں سیدنا حضرت المصلح الموعود کے ذریعہ کلام اللہ کے مرتبہ کے مہتم بالشان ظہور کو واضح کیا۔ ازاں بعد مکرم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب نے مظہر الحق والعلاء پر تقریر کرتے ہوئے بتایا کہ کس طرح حضور ایدہ اللہ کے ذریعے اس زمانے میں خدا تعالیٰ کی ایک خاص تجلی کا ظہور ہوا ہے کہ اپنے اور پرائے سب جس کے معترف ہیں۔ آپ کے بعد مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف نے اپنی تقریر میں حضور ایدہ اللہ کے ذریعہ رونما ہونے والے عظیم الشان روحانی انقلاب پر نہایت عمدہ پیرائے میں روشنی ڈالی آپ نے دنیا کے مختلف علاقوں میں عیسائیت کی ناکامی اور اسکے بالمقابل اسلام کی روز افزوں ترقی کا تفصیل سے ذکر کیا اور اسکے ثبوت میں خود عیسائی مصنفین اور یورپ کے نامور مستشرقین کے متعدد حوالے پیش کرکے بتایا کہ کس طرح خدا تعالیٰ کے عین وعدے کے مطابق اسلام دنیا میں سربلند ہوتا جا رہا ہے اور وہ دن قریب سے قریب تر آ رہے ہیں کہ جب دنیا میں ہر طرف اسلام ہی اسلام ہوگا۔ بعدہٗ مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے "مصلح موعود قدرت ثانیہ کا درخشاں مظہر اور جماعت احمدیہ کے فرائض" کے موضوع پر ایک ایمان افروز تقریر کی آپ نے اس امر پر نہایت تفصیل سے روشنی ڈالی کہ مصلح موعود کی پیشگوئی قدرت ثانیہ کے نہایت مہتم بالشان ظہور پر دلالت کرتی ہے آپ نے واقعاتی شہادت کے طور پر حضور ایدہ اللہ کے عظیم الشان کارناموں کا بھی ذکر کیا اور احباب جماعت کو توجہ دلائی کہ وہ حضور ایدہ اللہ کے قدم بہ قدم آگے ہی آگے بڑھتے چلے جائیں اور قربانیوں کے معیار کو بلند سے بلند تر کرتے چلے جائیں تا اسلام کے مکمل غلبہ اور کامل فتح کا دن نہ صرف یہ کہ قریب سے قریب تر آ جائے بلکہ اسے ہم خود اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں

آخر میں صدر جلسہ محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی اصل غرض پر روشنی ڈالتے ہوئے بتایا کہ کس طرح یہ غرض حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود کے ذریعے پوری ہو کر دنیا میں عیسائیت کے بالمقابل اسلام کے عالمگیر غلبہ پر منتج ہو رہی ہے اور کسر صلیب کا وہ وعدہ جو بعثت مسیح موعود کے ضمن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا وہ اس زمانے میں پورا ہو رہا ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

. . . .

آپ نے فرمایا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ کی کتب اسلام کے حق میں ایسے زبردست دلائل پر مشتمل ہیں کہ دنیا کا کوئی مذہب ان کے بالمقابل نہیں ٹھہر سکتا۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم ان دلائل کی مدد سے عیسائیت کے بالمقابل اسلام کو دنیا میں غالب کر دکھائیں اور اس سے کبھی غافل نہ ہوں۔ آخر میں آپ نے احباب جماعت کو ان کے اس اہم فرض کی طرف توجہ دلاتے ہوئے انہیں حضور ایدہ اللہ کی جلسہ سالانہ ۱۹۴۴ء کی معرکۃ الآراء تقریر کے وہ الفاظ یاد دلائے جن میں حضور نے جماعت کو اس ضمن میں ان کے فرض کی طرف توجہ دلائی ہے اس ایمان افروز تقریر کے اختتام پر محترم صاحبزادہ صاحب نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے دعا کی پرزور تحریک فرمائی۔ بعد ازاں آپ نے ایک پرسوز اجتماعی دعا کرائی۔ جس میں جملہ سامعین شریک ہوئے ۔ جلسہ کے دوران مکرم شیخ روشن دین صاحب تنویر ایڈیٹر الفضل نے سیدنا حضرت المصلح الموعود کی شان میں اپنی ایک تازہ نظم اور مکرم قریشی محمد حنیف صاحب قمر سائیکل سیاح نے اسی موضوع پر محترم جناب قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل کی ایک تازہ نظم پڑھ کر سنائی۔ احباب ان ہر دو نظموں سے بہت محظوظ ہوئے۔

"یوم مصلح موعود" کی تقریب کے موقع پر مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ نے حضور ایدہ اللہ کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے ایک بکرا بطور صدقہ ذبح کیا نیز اس روز نماز مغرب کے بعد مجلس کے زیر اہتمام مسجد محمودؔ میں ایک تقریری مقابلہ بھی ہوا جس میں خدام نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا، موضوع تھا "پیشگوئی مصلح موعود کا مصداق" خدام نے اپنی تقادیر میں نہایت واضح اور بین دلائل کی روشنی میں ثابت کیا کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ اس عظیم الشان پیشگوئی کے مصداق ہیں اور آپ کے ذریعہ ہی دنیا میں اسلام کو وہ عظیم الشان فتوحات ملی ہیں اور مل رہی ہیں۔ جن کا اس پیشگوئی میں وعدہ کیا گیا ہے منصف صاحبان کے فیصلے کے مطابق اس مقابلے میں عبد الرزاق صاحب متعلم جامعہ احمدیہ راجہ نذیر احمد صاحب ظفر اور سیف اللہ صاحب قیصرانی علی الترتیب اول۔ دوم اور سوم قرار پائے اس مقابلے میں صدارت کے فرائض مکرم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے اور منصفی کے فرائض مکرم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب مکرم پروفیسر رفیق احمد صاحب ثاقب اور مکرم مولوی ابو المنیر نور الحق صاحب نے ادا فرمائے

اس روز رات کو تمام اہم عمارتوں مثلاً مسجد مبارک دفاتر صدر انجمن احمدیہ تحریک جدید، مہمان خانہ، نصرت گرلز کالج۔ دفتر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ وغیرہ پر بجلی کے رنگ برنگے قمقموں سے چراغاں ہوا۔ نیز گولبازار کے دوکانداروں نے اپنی اپنی دوکانوں اور اہل ربوہ نے اپنے مکانوں پر بھی خاص روشنی کا انتظام کرکے اس تقریب میں اس طور پر بھی شمولیت کی سعادت حاصل کی۔

لیڈر

(بقیہ صفحہ ۲)

فرمایا ہے۔ تا ناواقفیت کی وجہ سے کہ وہ خود بھی اس مغالطے سے نہیں نکل سکے یہی مغالطہ ہے جس میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم آخر میں "مسیحا" کے متعلق پڑ کر بے عمل ہوگئی تھی۔ کیونکہ شہزادہ نبی کے متعلق ان کو بھی یہی خیال پیدا ہوگیا تھا کہ وہ انہیں ساری دنیا پر سیاسی غلبہ دلانے کا ذریعہ ہوگا۔ لیکن ان کے مغالطہ کی وجہ سے حقیقت بدل نہیں گئی تھی۔ سیدنا حضرت مسیح ناصری علیہ السلام وقت پر مبعوث ہوئے۔ تاہم ان کی مغالطہ خوردہ قوم نے ان کا انکار کر دیا۔ کیونکہ ان کو وہ شان و شوکت ان کی ذات میں نظر نہ آئی تھی۔ ان کے پاس سیاسی غلبہ کے لئے نہ کوئی افواج تھیں اور نہ خزانے مگر قوم اپنے زمانہ کے لحاظ سے وہ ایسی تحریک اٹھائیں جو انہیں ساری دنیا پر سیاسی غلبہ بھی دلا دے۔